

تجوید القرآن

ارشاد باری تعالیٰ ہے
ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ
بھیجا تاکہ انہیں واضح کر کے بتا دے۔ (سورت ابریم -
آیت نمبر 4)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا یہ شک ہم نے قرآن کو عربی
زبان میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔ (سورت یوسف
- آیت نمبر 2)

قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا کیونکہ عرب کے
لوگوں کی زبان ہے لیکن ہم عجمی ہونے کی وجہ سے
اپنی لا علمی اور دوسری زبان ہونے کی وجہ سے اسکی
ادائیگی صحیح طریقے سے نہیں کر پاتے اور اس طرح
بعض جگہ پر اس کا ترجمہ اور مفہوم بالکل بدل جاتا
ہے لیکن بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ قرآن مجید
کو صحیح طریقے سے پڑھنا سیکھیں۔

بَابُ نِمْبَر١

قرآن کریم کے حقوق

1. اس کی ادائیگی صحیح تلفظ سے کی جائے
2. اس کے معنی اور مفہوم پر غور کیا جائے
3. اس پر عمل کیا جائے
4. اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

تجوید کیا ہے۔

تجوید عربی لفظ **جواد** سے ہے جس کا مطلب کسی چیز کو نکھارنا خوبصورت بنانا جدا کرنا اور عمدہ کرنا ہے۔

تجوید کے قوائد و ضوابط

تجوید کی بنیاد حروف تہجی ہے "ا" سے "ی" تک عربی کے کل 29 حروف تہجی ہیں ان میں سے سات حروف ہمیشہ موئے پڑھے جاتے ہیں انہیں **حروف مستعلیہ**

کہتے ہیں۔

یہ حروف مندرجہ ذیل ہیں۔

ص - ض - ط - ظ - خ - غ - ق

یہ حروف قران مجید میں جہاں بھی آئیں زبر زیر پیش کے ساتھ ہوں تو بھی موٹے ہی پڑھے جائیں گے یعنی بھاری اواز میں پڑھے جائیں گے۔

شیبہ مستعلیہ

تین حروف جو مندرجہ ذیل ہیں جو کہیں موٹے پڑھے جاتے ہیں اور کہیں باریک پڑھے جاتے ہیں انہیں حروف شیبہ مستعلیہ کہتے ہیں

ا - ل - ر

الف کی ادائیگی کا طریقہ

اگر الف سے پہلے موٹے حروف یعنی حروف مستعملہ میں سے کوئی آئے تو پھر الف کو بھی موٹا پڑھا جائے گا اور اس اگر باریک الفاظ میں سے آئے تو باریک ہی پڑھا جائے گا۔

مثلاً

قال - یہاں الف سے پہلے نقطے والا **ق** ایسا ہے جس کی وجہ سے اس کو موٹا پڑھا جائے گا۔

مال - **حال**

یہاں الف سے پہلے باریک الفاظ ائے ہیں جس کی وجہ سے الف کو بھی باریک پڑھا جائے گا۔

"ل" کی ادائیگی کا طریقہ

"ل" باریک حروف میں سے ہے مگر اللہ نام میں "ل"

موٹا پڑھا جائے گا بشرطیکہ اگر اس سے پہلے ملنے والے حرف پر زیر یا پیش ہو۔

اگر اس سے پچھلے ملنے والے حرف پر زیر ہو تو "L" کو باریک پڑھا جائے گا۔

مثلاً

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

یہاں "L" سے پہلے حرف پر زیر اور پیش اریا ہے جس کی وجہ سے یہاں اللہ نام میں "L" موٹا پڑھا جائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہاں اللہ نام کے "L" سے پہلے پچھلے حرف پر زیر ہے جس کی باعث "L" کو یہاں باریک پڑھیں گے۔

"R" کی ادائیگی کا طریقہ

اگر "R" کے اوپر حرکت یعنی زیر یا پیش ہو تو "R" موٹا پڑھا جائے گا اور اگر "R" کے نیچے حرکت یعنی زیر ہو

تو "ر" باریک پڑھا جائے گا۔

ذِلِكَ الْكِتَبَ لَا رَيْبٌ فِيهِ

یہاں "ر" کے اوپر زیر ہونے کی وجہ سے "ر" موٹا پڑا جائے گا۔

لیکن

1. اگر "ر" ساکن ہو یعنی "ر" پر جزم ہو تو "ر" کے پچھلے والے حرف پر زیر ہو بشرطیکہ وہ حرف اسی لفظ کے اندر موجود ہو تو "ر" کو باریک پڑھا جائے گا مگر الگ لفظ میں ہو تو "ر" کو موٹا پڑھیں گے۔

مثلاً

فِرْعَوْن (باریک) - آلَّذِي ازْتَضَى (موٹا پڑھنے کی مثال)
فِرْعَوْن

پہلی مثال میں "ر" سے پہلے حرف پر زیر ہے "ر" کو باریک جبکہ مثال دوم میں "ر" موٹا پڑھیں گے۔

2. اگر "ز" (ساکن/ جزم والی "ر") سے پہلے "ی" (ساکن) ہو تو بھی "ر" کو باریک پڑھیں گے۔

مثالاً

خَبِيرٌ - بَشِيرٌ



مزید یہ کہ

اگر "ز" (ساکن) سے پہلے حرف کے نیچے زیر بھی ہو مگر "ز" کے بعد والا حرف موٹے حروف (مستعلیہ) میں سے کوئی ہو تو "ز" موٹا ہی پڑھا جائے گا باریک نہیں۔

مثالاً

لِيالِ مِرْضَاد - فِرق



بَابُ نِمْبَر 2

مخارج حروف

مخارج جمع یے مخرج کی یعنی جس جگہ سے حرف ادا ہوتا ہے۔

حروف حلقویہ (گلے سے ادا ہونے والے حروف)

یہ کل چھ ہیں۔

1. زبان کی جڑ کے ساتھ سب سے اوپر والا حصہ جسے ادنی حلق کہتے ہیں۔ **غ - خ**

2. گلے کا درمیانی حصہ جہاں گلے کی ہڈی نمایاں ہوتی ہے۔ اسے وسط حلق کہتے ہیں۔ **ع - ح**

3. سینے کے ساتھ گلے کا سب سے نچلا حصہ اسے اقصیٰ حلق کہتے ہیں۔ **ء - ه**

زبان سے ادا ہونے والے حروف

زبان کی جڑ سے ادا ہونے والے حروف "ق - ک"

زبان کی درمیان سے ادا ہونے والے حروف "ج - ش - ی"

زبان کی سائیڈ سے ادا ہونے والا حرف "ض"

زبان کی نوک سے ادا ہونے والے حروف "ت - د - ط"

زبان کی نوک اوپر کے دانتوں سے لگے "ث - ذ - ظ"

زبان کی نوک نیچے کے دانتوں پر لگے "ز - س - ص"

زبان کے کنارے سے ادا ہونے والا حروف "ل - ن - ر"

ہونٹ سے ادا ہونے والا حرف

ہونٹ کو گول کر کے ادا کرنے والا حرف "و"

دونوں ہونٹوں کے خشک اور تر حصوں (بند کرنے) سے

ادا ہوتا ہے۔ "ب"

دونوں ہونٹوں کے باہر کے خشک حصوں کو ملانے سے

ادا ہوتی ہے۔ "م"

نیچے کے ہونٹ کا کنارہ اور اوپر کے سامنے والے دانتوں کے کنارے سے ادا ہوتا ہے۔ "ف"

حروف کو صحیح مخرج سے ادا کرنے کے لیے ان کی بات بار مشق کرنے کی ضرورت ہے اور ان میں موٹے اور باریک پڑھے جانے والے حروف کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔

باب نمبر 3

حرکات کا بیان

زبر زیر پیش کو حرکت کہا جاتا ہے اور اگر یہ زبر زیر پیش دو سے زائد ہوں تو حرکات کہا جاتا ہے۔

اگر الف پر زبر زیر پیش یعنی کوئی حرکت ہو تو اس سے حمڑہ پڑھیں گے الف نہیں۔

حرکات ادا کرنے میں غلطیاں

1. اکثر ہم حرکات کو قاعدے سے زیادہ لمبا یا چھوٹا کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کا ترجمہ بدل جاتا ہے۔

مثلاً

قال - اس میں ق کے ساتھ **الف** ہے اور ل پر زبر ہے۔ جس کے معنی ہیں "ایک نے کہا"۔

اگر ہم اس لفظ میں **ق** کو لمبا کرنے کے ساتھ **ل** کو بھی اگر لمبا پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب بدل جاتا ہے جو کہ "دو نے کہا" بن جائے گا۔

لہذا زیر یا پیش کو ہرگز لمبا نہ کریں۔

2. کھڑی زبر کھڑی زیر یا الٹی پیش والے حرف کو ایک الف کے برابر لمبا کرنا ہے یعنی دو سیکنڈ تک لمبا کرنا ہے۔

3. اگر حرف کے ساتھ **ا-ی-و** لگا ہو تو اسے بھی مندرجہ بالا طریقے کے مطابق دو سیکنڈ تک لمبا

پڑھیں۔ ۱-۵ - و کو حروف مده بھی کہا جاتا ہے۔

اس طرح ان چھ مقامات پر دو سیکنڈ تک لمبا کریں گے۔

4. حرف کو زیادہ لمبا کرنا یعنی زیادہ کھینچنا اسے مد فرعی کہتے ہیں۔

5. اگر مندرجہ بالا چھ صورتوں کے بعد حمزہ ا جائے۔ تو اسے چار سیکنڈ تک لمبا پڑھیں۔

یا

حروف مده یا کھڑی حرکت کے بعد جزم (سکون والا حرف) یا تشدید (شد والا حرف) ہو تو اس سے بھی چار سیکنڈ تک لمبا کریں گے۔

مثلا

إِذَا جَاءَ - الْضَّالِّينَ

بَابُ نِمْبَر 4

تنوین

دو زبر دو پیش دو زیر کو تنوین کہتے ہیں۔

نون ساکن پر بھی تنوین والا اصول لاگو ہوگا اور ان کے بعد آئے والا حرف مندرجہ ذیل کسی صورتوں میں آئے گا۔

آواز کو ناک میں چھپانے کو غنہ کہا جاتا ہے۔

اظہار

اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی (چھ حروف) میں سے کوئی حرف ا جائے تو یہاں غنہ نہیں ہوگا اور نون کی آواز پوری ادا کی جائے گی۔

مثالً

أَنْعَفْتَ عَلَيْهِمْ

یہاں "ن" کے بعد "ع" حروف حلقی میں سے ہے جس کی وجہ سے یہاں غنہ نہیں ہوگا بلکہ "ن" پورا پڑھا جائے گا۔ آسی طرح کہیں بھی تنوین یا "ن" کے بعد حرف حلقی کے آنے پر یہ قائدہ استعمال ہوگا۔ اسے اظہار کیا جاتا ہے۔

اقلاب

اقلاب کے معنی بدل جانا تبدیل ہو جانا کے ہیں۔ اگر "ن" ساکن یا تنوین کے بعد حرف "ب" آجائے تو "ن" ساکن یا تنوین کو "م" میں بدل دیتے ہیں۔

مثالاً

مِنْ بَعْدِ - یہاں ن ساکن کے بعد ب ہے۔ تو اسے **مِمْ بَعْدِ** پڑھیں گے اور م میں غنہ بھی ہوگا۔

ادغام (ملا کر پڑھنا)

اگر تنوین یا "ن" ساکن کے بعد یرملون میں سے کوئی حرف آئے تو اسکی ادائیگی کی دو صورتیں ہونگی۔

یرملون مندرجہ ذیل حروف کا مجموعہ ہے۔

ی - ر - م - ل - و - ن

اگر لفظ میں **ل - ر** "ن" ساکن / تنوین کے بعد موجود ہو تو "ن" غنہ کے بغیر پڑھا جائے گا۔ اسے **ادغام بلا غنہ** کہتے ہیں۔

مثلاً

من رِبِّهِمْ

اگر یرملون کے باقی حروف یعنی **(ی - ن - م - و)** میں سے کوئی حرف "ن" ساکن / تنوین کے بعد آجائے تو "ن" غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ اسے **ادغام مع الغنہ** کہا جاتا ہے۔

مثلاً

من یقُولُ

اخفا (چھپا کر پڑھنا)

حروف اخفا پندرہ ہیں۔

ت - ث - ج - د - ذ - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ
- ف - ق

اگر "ن" ساکن/تنوین کے بعد ان میں سے کوئی حرف آئے تو "ن" کی آواز کو ناک میں چھپا کر ایک الف کی مقدار (لمبا) پڑھیں۔

مثلاً

من قَبِلَكُمْ

بَابُ نِمْبَر٥

حروف قلقلہ

حروف قلقلہ پانچ ہیں۔

ق - ط - ب - ج - د

جب ان حروف پر جزم آتی ہے۔ جسے سکون بھی کہتے ہیں تو ان پر قلقلہ ہوتا ہے۔ قلقلہ ایسی آواز ہے جسے تھوڑا دبا کر پڑھا جاتا ہے۔

مثلاً

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

مندرجہ مثال کے آخر میں "د" کو دبا کر پڑھیں گے۔ اگر حروف قلقلہ پر شد بھی ہو تو مزید دبا کر پڑھیں گے۔

تَبَثَ يَدَا أَيْيِ لَهَبٍ وَثَبٍ

